سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: انتیسویں

رسالہ نمبر 10

اسماء الاربعین
فی شفاعۃ سید المحبوبین

محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے
میں چالیس۴۰ حدیثیں سنانا

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین
(محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس ۴۰ حدیثیں سنانا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۱۶۵: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟ **بینوا توجروا** (بیان فرمائیے اجر دیئے جاؤ گے۔ت)

الجواب:

الحمدللہ البصیر السمیع والصلوۃ والسلام علی البشیر الشفیع وعلٰی الہ وصحبہ کل مساء وسطیع	سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے جو دیکھنے والا سننے والا ہے، اور درود وسلام نازل ہو بشارت دینے والے شفاعت کرنے والے پر اور اس کے آل واصحاب پر ہر شام کو اور ہر صبح کو۔(ت)

سُبحان اللہ! ایسے سوال سُن کر تعجب آتا ہے کہ مسلمان ومدعیان سنیت اور ایسے واضح

عقائد میں تشکیک کی آفت، یہ بھی قُربِ قیامت کی ایک علامت ہے۔ "انّا للہ وانّا الیہ راجعون "

احادیثِ شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کُسی طرح چھپ سکیں، بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سُنن، مسانید، معاجیم، جوامع، مصنفات ان سے مالا مال۔ اہل سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان و اطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ، خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک وشرف ومجد وکرم۔

فقیر غفرلہ اللہ تعالیٰ لہ نے رسالہ "سمع وطاعة الاحادیث الشفاعة" میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع وتلخیص کی، (یہاں) بہ نہایت اجمال صرف چالیس حدیثوں کی طرف اشارت، اوران سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

الآیات:

آیتِ اُولیٰ [۱]: **قال اللہ تعالیٰ** (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

"عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝۷۹ "[1]۔	قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود میں بھیجے۔

حدیث شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، مقامِ محمود کیا چیز ہے: فرمایا: **ھو الشفاعة**[2]۔ وہ شفاعت ہے۔

آیتِ ثانیہ [۲]: **قال اللہ تعالیٰ** (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

"وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ "[3]۔	اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہوجائے گا۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، سے راوی، جب یہ آیت اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذًا لا ارضٰی وواحد من امتی فی النار[4]۔	یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کردینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔

[1] القرآن الکریم ۱۷/۷۹

[2] جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل امین کمپنی دہلی ۲/۱۴۲

[3] القرآن الکریم ۹۳/ ۵

[4] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۹۳/ ۵ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۳۱/ ۲۱۳

اللّٰھم صلّ وسلم وبارِك علیہ۔

طبرانی معجم اوسط اور بزار مسند میں جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اشفع الامتی حتی ینادینی ربی قد ارضیت یا محمد فاقول ای ربّ قد رضیت[5]	میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد! تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا: اے رب میرے! میں راضی ہوا۔

آیت ثالثہ ۳: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

"وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ"[6]۔	اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگی۔

اس آیت میں اللہ تعالٰی اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ، اور شفاعت کاہے کا نام ہے۔

آیت رابعہ ۴: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾"[7]۔	اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں، پھر خدا سے استغفار کریں، اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالٰی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کرکے اس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اُس سے درخواستِ شفاعت کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا۔ تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیتِ خمسہ ۵: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

[5] المعجم الاوسط حدیث ۲۰۸۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۳ /۴۴، الترغیب الترھیب کتاب البعث فصل فی الشفاعۃ مصطفٰی البابی مصر ۴ /۴۴۶، الدر المنثور تحت الآیۃ ۹۳/ ۵ مکتبۃ آیۃ اللہ العظمٰی قسم ایران ۶ /۳۶۱

[6] القرآن الکریم ۴۷ /۱۹

[7] القرآن الکریم ۴ /۶۴

"وَاِذَاقِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ لَکُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَہُمۡ "[8]۔	جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کا حال بد مآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے، پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا وآخرت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے ۔

منکر آج ان سے التجانہ کرے حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے

وصلی اللہ تعالٰی علٰی شفیع المذنبین وٰالہ وصحبہ وحزبہ اجمعین۔

اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پر اور ان کی آل، اصحاب اور تمام امت پر۔ (ت)

الاحادیث

شفاعت کُبرٰی کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اُس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لار کھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کہ اللہ بچائے، بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا، یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچے ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔

لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے، آدم و نوح، خلیل و کلیم و مسیح علیہم الصلوۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہو کر جواب صاف سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی، تم اور کسی کے پاس جاؤ، یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پُر نور خاتم النبیین، سیدّ الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم "اَنَالَھَا اَنَالَھَا"[9]

---

[8] القرآن الکریم ۶۳/ ۵

[9] البدایۃ والنہایۃ ذکر ثناء اللہ ورسولہ الکریم علی عبدہ وخلیلہ ابراہیم مکتبہ المعارف بیروت ۱/ ۱۷۱، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۰

فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔

پھر اپنے رب کریم جلالہ، کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و تعالٰی ارشاد فرمائے گا:

یامحمد ارفع رأسك وقل تُسمع وسل تعطه واشفع تشفع[10]۔	اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقامِ محمود ہوگا جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور کی تعریف وحمد وثنا کا غُل پڑ جائے گا اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا۔ بارگاہِ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور مالک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولٰے کے لیے ہے کسی کے لیے نہیں **والحمدللہ رب العلمین**۔ (اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ت) اسی لیے اللہ تعالٰی اپنی **حکمتِ کاملہ** کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصب شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے، **والحمدللہ رب العلمین** (اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ت)

یہ حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہلِ اسلام میں معروف و مشہور ہیں، ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں۔ شک لانے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنا دے۔ اور انہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرنے کے بعد حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بخشش گنہگارانِ کے لیے

---

[10] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالٰی ولقد ارسلنا نوحًا الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۷۰، صحیح البخاری کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۷۱، صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالٰی لما خلقت بیدی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۰۲، صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالٰی وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۰۸، صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول الرب یوم القیمۃ الانبیاء وغیرھم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۱۸، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰۸تا۱۱۱

بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگانِ خدا کو نجات بخشیں گے۔

میں ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک **اربعین یعنی چالیس** حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوش عوام تک کم پہنچی ہوں، جن سے مسلمانوں کا ایمان ترقی پائے، منکرِ کا دل آتشِ غیظ میں جل جائے، بالخصوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رد شریف ہو جو بعض بددینوں، خدا ناترسوں، ناحق کوشوں، باطل کیشوں نے معنی شفاعت میں کیں اور انکارِ شفاعت کے چہرہ نجس چھپانے کو ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گھڑی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوگا یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا اور رسول نے کان کھول کر شفیع کا پیارا نام بتادیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ یہ کہ بات گول رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کردے۔

یہ حدیثیں مژدہ جانفزادیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہوگیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشان و ترساں ولرزاں ہے جس طرح ایک دُزد باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے۔ نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انہیں شفیع المذنبین کیا۔ اُن کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں پُرگناہوں، سیاہ کاروں ستم گاروں کے لیے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ وعار رکھتا ہے۔ ع

ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں از من

(میں ڈرتا ہوں کہ گناہوں کا دامن میری وجہ سے آلودہ ہو جائے گا۔ ت)

وحسبنا اللہ تعالٰی و نعم الوکیل و الصلوۃ والسلام علی الشفیع الجمیل وعلٰی اٰلہ وصحبہ بالوف التبجیل والحمدللہ	اور اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور کیا ہی خوب کارساز ہے، اور درود و سلام نازل ہو جمال والے شفیع پر اور ان کے آل و اصحاب پر ہزاروں تعظیم و تکریم کے ساتھ ،اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

ربّ العلمین۔	جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔(ت)

حدیث ۱و۲: امام احمد بسندِ صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خُيّرت بين الشفاعة وبين ان يدخل نصف امتى الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اكفٰى ترونها للمتقين لا ولكنها للمذنبين الخطائين المتلوثين[11]۔ اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه والحمد لله رب العٰلمين۔	اللہ تعالٰی نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ لیے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔ اے اللہ ! درود و سلام اور برکت نازل فرما ان پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔(ت)

حدیث ۳: ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی للھالکین من اُمتی[12]۔	میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لیے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

حق ہے اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صلی اللہ علیک۔

حدیث ۴تا۸: حضرت ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادہ صحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس

[11] سنن ابن ماجہ ابواب الزھد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۹، مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۷۵/۲

[12] الکامل لابن عدی ترجمہ عمرو بن المحرم دار الفکر بیروت ۵ /۱۸۰۱، کنز العمال حدیث ۳۹۰۷۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۴۰۱

اور خطیبِ بغدادی حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیٰمۃ لاھل الکبائر من امّتی[13]۔	میری شفاعت میری امت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

صلی اللہ علیك وسلم ،والحمد للہ رب العلمین۔ اللہ تعالٰی آپ پر درود و سلام نازل فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔(ت)

حدیث ۹: ابوبکر احمد بن بغدادی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: شفاعتی لاھل الذنوب من امتی۔ میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لیے ہے۔

ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: وان زنٰی وان سرق اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو) فرمایا: وان زنٰی وان سرق علی رغم انفِ ابی الدرداء[14]۔ (اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو، برخلاف خواہش ابودرداء کے)

حدیث ۱۰و۱۱: طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[13] سُنن ابنِ ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۹، سُنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی الشفاعۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲ /۲۹۶، جامع الترمذی ابواب صفۃ القیمۃ باب ماجاء فی الشفاعۃ امین کمپنی دہلی ۲ /۶۶، المستدرك للحاکم کتاب الایمان شفاعتی لاھل الکبائر من امتی دار الفکر بیروت ۱/ ۶۹، السنن الکبرٰی کتاب الجنایات ۸ /۱۷ و کتاب الشھادات دار صادر بیروت ۱۰/ ۱۹۰، المعجم الکبیر حدیث ۱۱۴۵۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱ /۱۸۹، موارد الظمأن الی زوائد ابن حبان حدیث ۲۵۹۶ المطبعۃ السلفیہ ص ۶۴۵، کنز العمال حدیث ۳۹۰۵۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۳۹۸

[14] تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن ابراھیم الغازی ابن البصری دار الکتاب العربی بیروت ۱ /۴۱۶

ان اشفع یوم القیٰمۃ لِاکثرمما علٰی وجہ الارض من شجروحجرومدار[15]۔	یعنی رُوئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر، ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

حدیث ۱۲: بخاری، مسلم، حاکم، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، واللفظ لھٰذین (اور لفظ حاکم و بیہقی کے ہیں۔ت) حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی لمن شھدان لا الٰہ الا اللہ مخلصًا یصدق قلبہ لسانہ ۲۔	میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

حدیث ۱۳: احمد، طبرانی وبزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انھا اوسع لھم وھی لمن مات ولایشرک باللہ شیئا[16]۔	شفاعت میں امت کے لیے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جو اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

حدیث ۱۴: طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اٰتی جھنم فاضرب بابھا فیفتح لی فادخلھا فاحمداللہ محامد ما حمدہ احد قبلی مثلھا ولا یحمد احد بعدی	میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریف کروں گا، ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں نہ میرے بعد کوئی کرے، پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال

[15] مسند احمد بن حنبل عن بریدۃ الاسلمی المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۳۴۷، المعجم الاوسط حدیث ۵۳۵۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۶/ ۱۷۲، کنز العمال حدیث ۳۹۰۶۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۳۹۹

[16] المستدرک للحاکم کتاب الایمان باب شفاعتی لمن یشھد الخ دارالفکر بیروت ۱/ ۷۰، مسند احمد بن حنبل عن ابی موسی الاشعری المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۴۰۴ و ۴۱۵، کنز العمال حدیث ۳۹۰۷۹ و ۳۹۰۸۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/ ۳۶۸ و ۳۶۹، مجمع الزوائد کتاب البعث باب ما جآء فی الشفاعۃ دارالکتاب بیروت ۱۰/ ۳۶۸ و ۳۶۹

ثم اخرج منہا من قال لا الٰہ الا اللہ [17] ملخصًا۔	لوں گا جس نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا۔

حدیث ۱۵: حاکم بافادہ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یوضع للانبیاء منابر من ذھب فیجلسون علیہا ویبقٰی منبری لا اجلس علیہ او لا اقعد علیہ قائما بین یدی ربی مخافۃ ان یبعث بی الی الجنۃِ ویبقی اُمّتی بعدی فاقول یارب امتی امتی فیقول اللہ عزوجل یا محمد ما ترید ان اصنع بامتك فاقول یا رب عجل حسابھم فما ازال اشفع حتی اعطٰی صکاگا برجال قد بعث بھم الی النار حتی اَنّ مالکًا خازن النار فیقول یا محمد ما ترکت لغضب ربك فی امتك من نقمۃ [18]۔ اللھم صلی وبارك علیہ والحمد اللہ رب العلمین۔	انبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے،اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا اے رب میرے ! میری امت، میری امت،اللہ تعالٰی فرمائے گا اے محمد، تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرمادے،پس میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چھٹیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا اے محمد ! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔ اے اللہ ! درود و برکت نازل فرما ان پر،اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔(ت)

[17] المعجم الاوسط حدیث ۳۸۵۷ مکتبۃ المعارف ریاض ۴ /۵۰۳

[18] المستدرك للحاکم کتاب الایمان باب الانبیاء منابر من ذھب دار الفکر بیروت ۱ /۶۵و۶۶، المعجم الاوسط حدیث ۲۹۵۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۳ /۴۴۶و ۴۴۷، الترغیب والترہیب کتاب البعث فصل فی الشفاعۃ مصطفی البابی مصر ۴ /۴۴۶

حدیث ۱۶تا۲۱: بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسندِ حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار اور طبرانی و بیہقی و ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد بسندِ حسن و بزار بسندِ جیّد و دارمی و ابن ابی شیبہ و ابویعلٰی و ابو نعیم و بیہقی حضرت ابوذر، اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابوسعید خدری، اور کبیر میں حضرت سائب بن زید، اور احمد باسنادِ حسن اور ابن ابی شیبہ و طبرانی حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی:

واللفظ لجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُعطیت مالم یعط احد قبلی الٰی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واعطیت الشفاعۃ[19]۔	اور لفظ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: " مجھے وہ کچھ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا"۔

ان چھیوں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کردیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

حدیث ۲۲و۲۳: ابن عباس و ابوسعید و ابو موسٰی سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین) سے روایت کیا کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[19] صحیح بخاری کتاب التیمم وقولہ تعالٰی فلم تجدوا ماءً قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۴۸، صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب قولہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدًا کراچی ۱ /۶۲، صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۹۹، سنن النسائی کتاب الغسل والتیمم باب التیمم بالصعید نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱ /۷۴، مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہما لمکتب الاسلامی بیروت ۱ /۳۰۱، المعجم الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما لمکتب الاسلامی بیروت ۱ /۳۰۱، المعجم الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث ۱۱۰۸۵ المکتب الاسلامی بیروت ۱۱ /۷۳، مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۱۶۲، الترغیب و الترہیب بحوالہ البزار فصل فی الشفاعۃ مصطفٰے البابی مصر ۴ /۴۳۳، المعجم الاوسط حدیث ۷۴۳۵ مکتبۃ المعارف ریاض ۸ /۲۱۲، المعجم الکبیر عن سائب بن زید حدیث ۶۶۷۳ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۷ /۱۵۵، مسند احمد بن حنبل عن ابی موسٰی المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۴۰۴

ان لکل نبی دعوۃ قد دعا بھا فی امتہ واستجیب لہ[20]۔ وھذا اللفظ الانس ولفظ ابی سعید لیس من نبی الا وقد اُعطی دعوۃ فتعجّلھا[21]۔(ولفظ ابن عباس)لم یبق نبی الا اُعطی سؤلہ[22]۔رجعنا الٰی لفظ انس والفاظ الباقین کمثلہ معنیً قال وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لِاُمتی یوم القیٰمۃ[23]۔(زاد موسٰی)جعلتھا لمن مات من امتی لایشرك باللہ شیئا[24]۔	ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا ہے جو وہ اپنی امت کے بارے میں کرچکا ہے اور وہ قبول ہوئی ہے، یہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لفظ ہیں،اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لفظ یوں ہیں کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر یہ کہ اُسے ایک خاص دعا عطا ہوئی جسے اس نے دنیا میں مانگ لیا۔ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لفظ ہیں کہ کوئی نبی نہ بچا جس کو خاص دُعا عطا نہ ہوئی ہو،ہم حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں،باقی راویوں کے الفاظ معنی کے اعتبار سے اُن ہی کی مثل ہیں۔سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے بچا رکھا ہے۔" ابو موسٰی نے اضافہ کیا کہ میں ہر اُس امتی کے لیے شفاعت کروں گا جو اس حال پر مرا کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔(ت)

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دُعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دُعا انہیں خاص جناب باری تبارک وتعالٰی سے ملتی ہے کہ جو چاہے مانگ لو بے شک دیا جائے گا تمام انبیاء آدم سے عیسٰی تک (علیہم الصلوۃ والسلام) سب اپنی اپنی وہ دُعا دنیا میں کرچکے اور میں نے آخرت کے لیے اٹھا رکھی،

---

[20] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول اللہ تعالٰی ادعونی استجب لکم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۳۲،صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۳،مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۰۸

[21] مسند احمد بن حنبل عن ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۰

[22] السنن الکبری کتاب الصلوۃ باب اینما ادرکتك الصلوۃ فصل الخ دارصادر بیروت ۲/ ۴۳۳

[23] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۳،مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۰۸

[24] مسند احمد بن حنبل عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۴۱۶

وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لیے قیامت کے دن، میں نے اسے اپنی ساری امت کے لیے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اُٹھی۔

اللھم ارزقنا بجاھه عندك اٰمین!	اے اللہ ! ہمیں ان کی اس وجاہت کے صدقے میں عطافرما جواُن کو تیری بارگاہ میں حاصل ہے۔(ت)

اللہ اکبر! اے گنہگاران اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ کمال رافت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی عزوجلالہ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرمادیئے دو سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف ورحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حق فرمایا حضرت حق عزوجل نے:

"عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾"[25]۔	اُن پر تمہارا مشقّت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان۔(ت)

واللہ العظیم! قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) الٰہی! تو ہمارا عجز و ضعف اور اُن کے حقوقِ عظیمہ کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادر! اے واجد! ہماری طرف سے اُن پر اور اُن کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور ان کی رحمتوں کو مکافی۔

اللھم صلّ وسلم وبارك علیه وعلیٰ اله وصحبه قدر رأفته و رحمة بامته وقدر أفتك ورحمتك به اٰمین اٰمین اله الحق اٰمین۔	اے اللہ ! درود و سلام اور برکت نازل فرما آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر جتنا کہ وہ اپنی اُمت پر مہربان ہیں اور جس قدر تو ان پر مہربان ہے۔ اے معبود برحق! ہماری دُعا قبول فرما۔(ت)

سبحٰن اللہ! انتیوں نے ان کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضیلت میں تشکیلیں نکالتا ہے۔ کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی ان کی تعظیم پر بگڑ کر کرّاتا ہے۔ افعالِ محبت کا بدعت نام اجلال وادب

[25] القرآن الکریم ۹/ ۱۲۸

پر شرک کے احکام،

انّا للہ وانّا الیہ راجعون،وسیعلم الذین ظلموااٰیّ منقلب ینقلبون،ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔	بے شک ہم اللہ تعالٰی کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں،اور اللہ بُلند و عظیم کی توفیق کے بغیر نہ توگناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت۔(ت)

حدیث ۲۴: صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی نے مجھے تین سوال عطافرمائے، میں نے دو بار تو دنیامیں عرض کرلی:**اللّٰھم اغفر لامّتی اللھم اغفر لامتی الھی!** میری اُمت کی مغفرت فرما،الٰہی میری اُمت کی مغفرت فرما۔الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما۔" **واخّرت الثالثۃ لیوم یرغب الیّ فیہ الخلق حتی ابراھیم**[26]۔اور تیسری عرض اس دن کے لیے اٹھار کھی جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام۔

وصل وسلم بارك علیہ والحمد للہ رب العلمین۔	اور درود و سلام و برکت نازل فرمااُن پر،اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔(ت)

حدیث ۲۵: بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شبِ اسرٰی اپنے رب سے عرض کی۔تُو نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے،رب عزمجدہ،نے فرمایا:**اعطیتك خیرًا من ذلك (الٰی قولہ) خبأت شفاعتك ولم اخبأھالنبی غیرك**[27]۔

میں نے تجھے جو عطافرمایاوہ ان سب سے بہتر ہے،میں نے تیرے لیے شفاعت چھپارکھی اور تیرے سوادوسرے کو نہ دی۔

حدیث ۲۶: ابن ابی شیبہ وترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ وحاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[26] مسند احمد بن حنبل عن ابی بن کعب المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۱۲۷، صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ حرف قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۷۳

[27] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث الفصل الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۱۳۴

اذاکان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر[28]۔	قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

حدیث ۲۷ تا ۴۰: ابن منیع، حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ ۱۴ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یؤمن بھا لم یکن من اھلھا[29]۔	میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔

منکر مسکین اس حدیثِ متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرکے شفاعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

"اللّٰھم انك تعلم ھدیت فاٰمنّا بشفاعۃ حبیبك محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاجعلنا من اھلھا فی الدنیا والاخرۃ یا اھل التقوٰی واھل المغفرۃ واجعل اشرف صلواتك وانمی برکاتك وازکٰی تحیاتك علٰی ھذا الحبیب المجتبٰی والشفیع المرتضٰی وعلٰی اٰلہ و صحبہ دائمًا ابدًا امین یا ارحم الرحمین، والحمد للہ رب العلمین۔	اے اللہ ! تُو جانتا ہے، بے شک تُو نے ہدایت عطا فرمائی ہے، تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ! تو میں دُنیا وآخرت میں لائق شفاعت بنادے۔ اے تقوی ومغفرت والے ! اپنا افضل درود، اکثر برکات اور پاکیزہ تحیات بھیج اس منتخب محبوب پر جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، اے بہترین رحم فرمانے والے ! ہماری دُعا کو قبول فرما۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

[28] جامع الترمذی ابواب المناقب باب منہ امین کمپنی دہلی ۲ /۲۰۱، سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۳۰، المستدرك للحاکم کتاب الایمان باب اذاکان یوم القیمۃ الخ دار الفکر بیروت ۱/ ۷۱

[29] کنز العمال بحوالہ ابن منیع عن زید بن ارقم الخ حدیث ۳۹۰۵۹ مؤستہ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۳۹۹